9400 ـ کیا بے نماز کی طرف سے حج کیا جائیگا ؟

سوال

کیا کسی دوسرے کی جانب سے کیا جانے والا حج گناہوں کی بخشش کا سبب بنتا ہے، اور خاص کر نماز ترک کرنے کا گناہ، اگر اس شخص نے وصیت کی ہو یا نہ ؟
اور کیا اپنی جانب سے حج کرنے والے شخص کے گناہ بخش دیے جاتے ہیں، خاص کر نماز ادا نہ کرنے کا گناہ ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

آپ کا یہ قول:

(خاص کر نماز ادا نہ کرنے کا گناہ) آپ نے یہ جملہ دو بار کہا ہے، جو اس بات کی دلیل ہے کہ نماز ترک کرنا اللہ تعالی کے ہاں عظیم گناہوں میں شمار ہوتا ہے، اور واقعتا ہے بھی ایسا ہی.

علماء کرام نے تارک نماز کے کافر ہونے کے بارہ میں اختلاف کیا ہے، لیکن صحیح یہی ہے کہ بے نماز کافر ہے، اور و مرتد ہونے کی وجہ سے دائرہ اسلام سے خارج ہے، اس کی دلیل درج ذیل احادیث ہیں:

1 ـ عبد اللہ بن بریدہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" ہمارے اور ان کے درمیان عہد نماز ہے، چنانچہ جس نے بھی نماز ترک کی اس نے یقینا کفر کیا "

سنن ترمذی حدیث نمبر (2545) سنن نسائی حدیث نمبر (459) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (1069) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح سنن ترمذی حدیث نمبر (2113) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

2 ـ ابو سفیان بیان کرتے ہیں کہ میں نے جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے سنا وہ کہہ رہے تھے، میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

" يقينا آدمى اور شرك و كفر كے درميان نماز كا ترك كرنا ہے "

صحيح مسلم حديث نمبر (116).

صحابہ كرام كا تارك نماز كے كفر پر اجماع ہے، اور ان كے بعد والے علماء كرام كا بھى يہى كہنا ہے، ان علماء ميں عبد اللہ شقيق، ابراہيم النخعى، اسحاق بن راہويہ، احمد بن حنبل، عبد اللہ بن مبارك، حكم بن عتيبة وغيرہ شامل ہيں.

اور روز قيامت بندے سے سب پہلا سوال بھى نماز كے متعلق ہى ہونا ہے چنانچہ اگر اس كى نماز صحيح ہوئى تو باقى سارے اعمال بھى صحيح ہونگے اور اگر اس ميں ہى خرابى ہوئى تو باقى سارے عمل بھى خراب ہونگے.

اس ليے تارك نماز كو اپنے اعمال كا كوئى فائدہ نہيں ہوتا، بلكہ اس كے سارے كے سارے اعمال باطل اور تباہ ہو جاتے ہيں.

اللہ سبحانہ وتعالى كا كفار كے متعلق فرمان ہے:

اور انہوں نے جو اعمال كيے تھے ہم نے ان كى طرف بڑھ كر انہيں پراگندہ ذروں كى طرح كر ديا الفرقان (22).

اور ايك مقام پر اللہ تعالى كا فرمان ہے:

يقينا ہم نے تيرى طرف اور تجھ سے پہلے (تمام انبياء) كى طرف بھى وحى كى گئى ہے كہ اگر تو نے شرك كيا تو بلا شبہ تيرا عمل ضائع كر ديا جائيگا الزمر (65).

اور پھر نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے:

" جس نے بھى نماز عصر ترك كى اس كے اعمال ضائع ہو گئے "

صحيح بخارى حديث نمبر (553).

اس بنا پر اگر تارك نماز حج كرتا ہے اور نماز ترك كرنے پر مصر ہے تو اس كا حج صحيح نہيں تو بالاولى ترك نماز كے گناہ كا كفارہ بھى نہيں بنےگا، اور اسى طرح جو شخص ترك نماز پر مصر ہو اور اسى حالت ميں اس كى موت واقع ہو جائے تو اس كى موت كے بعد اس كى جانب سے كيے جانے والے اعمال صالحہ كا اسے كوئى فائدہ نہيں ہوگا.

اور اگر کسی شخص کے بارہ میں علم ہو کہ وہ نماز ترک کرنے پر مصر تھا اور اسی حالت میں اسے موت آئی ہو تو کسی بھی شخص کے لیے اس کی بخشش اور رحمت کی دعا کرنی یا اس کی جانب سے حج کرنا جائز نہیں کیونکہ وہ کافر اور مشرك ہے.

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ایمان والوں کے لائق نہیں کہ وہ مشرکوں کے لیے بخشش کی دعا کریں، چاہے وہ ان کے قریبی رشتہ دار ہی کیوں نہ ہوں، اس کے بعد کے انہیں یہ معلوم ہو چکا ہے کہ وہ جہنمی ہیں التوبۃ (113)

لیکن اگر تارك نماز توبہ کر کے نماز کی پابندی کرنے لگے اور اپنے کیے پر نادم ہو اور اسلام کی طرف پلٹ آئے تو یقینا اللہ تعالی اس کے سارے گناہ معاف کرنے والا ہے.

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

کافروں کو کہہ دیں کہ وہ باز آجائیں تو ان کے پچھلے گناہ بخش دیے جائینگے الانفال (38).

وہ باز آجائیں تو: یعنی اپنے کفر سے باز آ جائیں اور یہ اسلام قبول کرنے اور اللہ وحدہ لاشریك کے سامنے سرتسلیم خم کرنے کے ساتھ ہو گا.

تفسیر السعدی.

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" اسلام اپنے سے قبل سب گناہ ختم کر دیتا ہے "

صحیح مسلم حدیث نمبر (121). یعنی گناہ

واللہ اعلم .